بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-11

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں والدین کون ہیں؟ دیں اسلام میں والدین کا کیا مقام ہے؟ یہ لفظ (والدین) کہاں سے آیا ہے؟ اسکا کیا معنی ہے؟ والدین اور ابوین میں کیا فرق ہے؟ قرآن مجید میں یہ دو لفظ کیسے بیان ہوئے ہیں اور کس طرح انکے اصل معنے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر آیت کے سیاق وسباق کے مطابق بہترین انداز میں بیان کیا گیاہے، آیئے دیکھتے ہیں اور غور و فکر کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

سب سے پہلے الوالدین والأبوین میں کیا فرق ہے یہ جان لیتے ہیں:

والدین کا لفظ والدہ سے لیا گیا ہے، جو والدہ اور والد کا تثنیہ ہے۔

اور ابوین کا لفظ اب سے لیا گیا ہے جو اب اور ام کا تثنیہ ہے۔ دونوں ماں اور باپ کے لیے استعمال ہوتے ہیں لیکن والدین کا لفظ تب استعمال ہوتا ہے جب والدہ کو مقدم کرنا مقصود ہو اور ابوین کا لفظ تب استعمال ہوتا ہے جب اب یعنی باپ کو مقدم کرنا مقصود ہو۔ یہی اس معاملے میں اہم قاعدہ ہے۔

چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی مثال:

وبالوالدين إحسانا - ابوین کیوں نہیں؟

قرآن مجید میں کئی مقامات پر یہ جملہ موجود ہے وبالوادين إحسانا لیکن بالابوین احسانا ایک مرتبہ بھی نہیں ہے؟

دوسری مثال:

﴿..... وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ....﴾ ١١ [النساء: 11]

والدین کیوں نہیں فرمایا، قرآن مجید میں کئی مقامات پر وراثت کے متعلق ہمیشہ ابوین کا لفظ ہے والدین کا ایک مرتبہ بھی نہیں ہے؟

احسان کے ساتھ ہمیشہ والدین کا لفظ کیوں ہے؟

اور وراثت کے مسائل میں ہمیشہ ابوین کا لفظ کیوں ہے؟ اور اس میں شرعی اصول کیا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں:

1-احسان کے ساتھ ہمیشہ والدین کا لفظ کیوں ہے؟

اسکا جواب اس پیاری حدیث میں موجود ہے جو اس مسئلے کے لیے شرعی اصول ہے:

جَاءَ رَجُلٌ إلى رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فَقالَ: يا رَسولَ اللَّهِ، مَن أحَقُّ النَّاسِ بحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قالَ: أُمُّكَ، قالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قالَ: ثُمَّ أبُوكَ. متفق علیہ۔

ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں، عرض کی کہ پھر کون ہے فرمایا کہ تمہاری ماں، عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے، عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ ہے۔"

شرعی اصول کیا ہے؟

حسن سلوکی کا سب سے زیادہ حق ماں کا ہے، اور یہ حق باپ کے حق سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ یعنی حسن سلوکی اور احسان میں ماں کا حق باپ پر مقدم ہے۔ اور عربی لغت کا قاعدہ یہ ہے کہ والدین کے لفظ والدہ سے لیا گیا ہے، یعنی والدہ کو والد پر مقدم کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اس شرعی اصول اور لغت اور بلاغت کے اس قاعدے کو صرف ایک جملے میں بیان کیا گیا

ہے:وبالوالدين إحسانا ۔

2-وراثت کے مسائل میں ابوین کا لفظ کیوں ہے؟

اسکا جواب اس آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ میں ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿... وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ....﴿٢٣٣﴾﴾ [البقرة: 233]

اور حدیث میں ہے:

عن عائشةَ رَضِيَ اللهُ عنها: "أنَّ هندَ بنتَ عُتبةَ قالت: يا رَسولَ اللهِ، إنَّ أبا سُفيانَ رجُلٌ شَحيحٌ، وليس يُعطي ما يكفيني وولدي إلَّا ما أخذتُ منه وهو لا يعلَمُ. فقال: خُذي ما يكفيكِ وولدَكِ بالمعروفِ"[البخاری]

شرعی اصول یہ ہے کہ:

بیوی اور بچوں پر نان نفقہ کا فرض باپ پر ہے۔

قرآن مجید میں اس شرعی اصول اور لغت اور بلاغت کے اس قاعدے کو صرف ایک لفظ میں بیان کیا گیا

ہے: وَلِأَبَوَيْهِ ۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ۔

آخر میں ایک سوال ہے؟

سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ...﴿١٠٠﴾﴾ والدیہ کیوں نہیں فرمایا؟

1-پوری سورت میں صرف باپ کا ذکر ہے ماں کا ذکر ہے ہی نہیں، اور اصل قصہ باپ اور بیٹے کا ہے، شروع سے آخر تک دیکھ لیں۔

2-اشارہ ہے کہ عرش، حکومت اور اقتدار کے حقدار مرد ہوا کرتے ہیں عورتیں نہیں۔

آج کی نشست میں اتنا کافی ہے، صرف والدین اور ابوین کے لفظوں کے تعلق سے یہ کچھ اصول ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے درس میں والدین کون ہیں؟ دین اسلام میں والدین کا کیا مقام ہے؟ والدین کے ساتھ احسان

کیوں، اور کیسے کیا جاتا ہے؟ کتنا کیا جاتا ہے؟ اور کب تک کیا جاتا ہے؟ احسان ہوتا کیا ہے اور یہ لفظ کیوں بیان ہوا ہے؟ اللہ کے فضل و کرم سے یہ سب بیان کریں گے۔ اللہ تعالی آسانیاں فرمائے۔

واللہ أعلی وأعلم.

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن و سنت کو صحیح سمجھنے اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وبا، فتنے اور شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-11) سے لیا گیا ہے۔